پر ثابت ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ کوئی جانور آبی ایسا پایا جاتا ہے جسے کتے یا خنزیر کا نام دیا جا سکتا ہو، تو بحری کتے اور بحری خنزیر کا ذکر کرنا اور اُن کے حلال ہونے کی صراحت کرنا آخر کون سی ضرورت تھی؟

پھر جناب قرضاوی صاحب کی کتاب کا ترجمہ کرتے وقت مترجم کو چاہیے تھا کہ وہ اس مقام پر حاشیہ کی شکل میں یہ وضاحت کر دیتے کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ہندو پاکستان کی مسلم اکثریت کا مسلک بھی بیان کر دیا جاتا۔ موجودہ ترجمے کی عبارت بڑی غلط فہمی و وحشت پیدا کر رہی ہے۔

خرگوش (ارنب) کی حلت پر اہلِ سنت کا اجماع ہے۔ صحیح مسلم، کتاب الصید، میں صحیح حدیث موجود ہے کہ صحابہ کرام نے خرگوش کا شکار کر کے اسے ذبح کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت کا حصہ پیش کیا جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا۔ اس طرح کی دیگر احادیث بھی کتب صحاح میں وارد ہیں جو خرگوش کے حلال ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

اسی موضوع پر "رسائل و مسائل حصہ ششم" میں ایک سوال کا جواب میرے قلم سے چھپا ہے، جس کا عنوان ہے "جانوروں کی حلت و حرمت"۔ چاہیں تو اس کا بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔

(ملک غلام علی)

ضروری تصحیح (شمارہ ماہ مئی ۱۹۹۱ء)

اشارات کے زیرِ عنوان ص ۹ پر سورۃ ابراہیمؑ کی آیت نمبر ۲۴ کا ایک لفظ طباعت سے رہ گیا ہے۔ کَشَجَرَةٍ کے بعد طَيِّبَةٍ پڑھیں۔

(ادارہ)